رجسٹرڈ ایل نمبر ۲۰۶
رجسٹرڈ ایل نمبر ۲۰۶

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

اَللّٰہُ نُورُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ مَثَلُ نُورِہٖ کَمِشْکٰوۃٍ فِیْہَا مِصْبَاحٌ

زنانہ اخبار

مصباح

مہینے میں دو بار

قادیان دارالامان ضلع گورداسپور پنجاب سے شائع ہوتا ہے

ایڈیٹر
قاضی محمد ظہور الدین اکمل

چندہ
دو روپے آٹھ آنے

جلد ۲ | ۱۵ جولائی سنہ ۱۹۲۹ء | ۷ صفر سنہ ۱۳۴۸ھ | نمبر ۱۴

سات احمدی خواتین
نے
مولوی کا امتحان پاس کیا

الحمد للہ! کہ امسال پنجاب یونیورسٹی کا امتحان "مولوی" مندرجہ ذیل احمدی خواتین نے پاس کیا ہے۔ یہ علمی ترقی قابل صد مبارکباد ہے۔ اور مصباحی بہنیں بجا طور پر اظہار فخر و مسرت کرینگی۔

(۱) محترمہ امۃ السلام بنت حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔اے ۳۱۶

(۲) محترمہ سارہ صاحبہ حرم حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ ۳۰۷

(۳) مکرمہ امۃ العزیز بنت قاضی عبدالرحیم صاحب بھٹی ۲۹۹

(۴) مکرمہ امینہ بیگم بنت چوہدری فتح محمد صاحب ایم۔اے ۲۷۸

(۵) مکرمہ عزیزہ رضیہ بنت خلیفہ رشید الدین صاحب مرحوم ۲۷۸

(۶) محترمہ ناصرہ بیگم بنت حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ ۲۷۲

(۷) مکرمہ محمدی بیگم بنت جناب منشی شادی خاں صاحب مرحوم ۲۴۰

کل بارہ ۱۲ خواتین نے امتحان دیا تھا۔

حکمت کے سوال

(۱) وہ کیا ہے جو سوتے وقت بھی آنکھ بند نہیں کرتی؟

(۲) وہ کیا ہے جو پیدا ہونے کے بعد بھی حرکت نہیں کرتی؟

(۳) وہ کیا ہے جس کا دل نہیں؟

(۴) اکیلا مسافت طے کون کرتا ہے؟

(۵) بار بار پیدا کون ہوتا ہے؟

(۶) زمین سے بھی وزنی کون سی شے ہے؟

(۷) آسمان سے بلند کون؟

(۸) گھاس سے بھی کثرت میں کیا؟

(۹) آندھی سے بھی تیز کیا ہے؟

(۱۰) وہ کون سا دشمن جو آدمی سے فتح نہیں ہو سکتا؟

(باقی پھر) "جنید"

KHILAFAT LIBRARY

رپورٹ جلسہ خواتین قادیان

مورخہ ۴ر جولائی ۱۹۲۹ء اس جلسے کا انعقاد زیر اہتمام لجنہ اماءاللہ بوقت ۴ بجے دن کے دار العلوم میں بزیر صدارت محترمہ ام داؤد صاحبہ بیگم حضرت فاضل اجل مولانا میر محمد اسحٰق صاحب ہوا۔ تلاوت قرآن کریم عارفہ بیگم اہلیہ کرم داد صاحب نے کی۔ کلام محمود کی ایک نظم عظمت و عزیزہ بنتیں کرم داد صاحب نے پڑھی بعدہ حیات بیگم صاحبہ اور محمدی بی صاحبہ اہلیہ نذیر نے مختلف مضامین سُنائے۔ استانی میمونہ صاحبہ نے تہذیب پر اور سردار بیگم صاحبہ نے اخلاق فاضلہ پر مضمون سُنائے۔ اسکے بعد محمودہ بیگم بنت خانصاحب ذوالفقار علیخانصاحب کا مضمون محمودہ خاتون مالیر کوٹلہ نے پڑھا جو اخلاق فاضلہ پر ہی تھا۔ پھر محمدی بیگم صاحبہ بنت منشی محمد شادی خانصاحب مرحوم و مغفور نے اپنا مضمون اتحاد و اتفاق پر پڑھا اور زینب اہلیہ میر مظہر قیوم صاحب مرحوم و مغفور نے کچھ زبانی تقریر کی۔ اسکے بعد منتظم دستکاری مراد خاتون صاحبہ نے مستورات کو دستکاری کی طرف توجہ دلائی۔ نائب افسر لائبریری نے بذریعہ اعلان مستورات کو روزانہ لائبریری کے کُھلنے اور وقت سے آگاہ کیا اور ممبر بننے کی طرف انکی توجہ کو منعطف کیا۔ اسکے بعد صدر صاحبہ نے شکریہ ادا کیا اور بعد دعا جلسہ برخاست ہوا۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک

خاکسار مریم اہلیہ حافظ روشن علی صاحب مرحوم

نوٹ:۔ تمام مرکزی اور بیرونی بہنوں کو بذریعہ اعلان اخبارات نمائش کی اطلاع دے چکی ہوں اب پھر بطور یاد دہانی بہنوں کی خدمت میں التماس کرتی ہوں کہ امسال دستکاری کی نمائش ضرور ہوگی۔ نہایت تندہی و جانفشانی سے اعلیٰ سے اعلیٰ چیزیں تیار کریں انکی دُعا کو وقت مزید بڑھا گیا ہے انشاءاللہ انکا حامد معاون ہوگا

دُعائے مغفرت

میری اہلیہ ایک لمبا عرصہ بیمار رہکر بروز جمعہ ۲۶ کو صبح سویرے اس جہان سے رحلت فرما گئی ہے۔ اور اپنے حقیقی مالک سے جا ملی ہے مرحومہ مصباح اخبار کی پکی ابتدائی خریدار تھی مصباحی بہنوں سے مرحومہ نے مرنے سے پہلے التجا کی ہے کہ وہ مرحومہ کی مغفرت کیلئے دُعا کریں۔ اسلئے مرحومہ کی مغفرت کیلئے دُعا فرمائی جائے۔ مرحومہ ایک نیک احمدی تھی +

آپکا دُعاگو محمد نواز سیکرٹری جماعت احمدیہ چکوال + انسپکٹر بیت المال

خبرِ غم

عاجزہ کا پیارا بچہ عزیز نسیم الدین احمد اپنی عمر کے ۲ سال ۴/۳ ۴ مہینے میں کچھ عرصہ بیمار رہ کر مورخہ ۲۲ر جون ۱۹۲۹ء بروز ہفتہ بوقت ۴/۳ ۲ بجے صبح خالق حقیقی سے جا ملا۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ مصباحی بہنیں دُعا فرمائیں کہ یہ بچہ ہمارے لئے اجر و ذخر ہو۔ ۲/۱ ۲ روپے ارسال ہیں اس کی یاد میں کسی نادار بہن کے نام مصباح جاری کردیں

پھول کھلنے بھی نہ پایا پھول خود کملا گیا
ہم کو اک جلوہ دکھا کر یاد میں تڑپا گیا

غمزدہ سردار اختر از کراچی

اعانت مصباح

میرے والد صاحب جزیرہ بحرین میں دو سال کے واسطے بھیجے گئے تھے مگر خدا کے فضل سے ایک سال ۷ ماہ بعد خیریت کے ساتھ واپس آگئے ہیں اور یہ حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی دُعاؤں کا اثر ہے جو جلد واپس آگئے اس خوشی میں عـہ ارسال خدمت ہیں ایک غیر احمدی بہن کے نام ایک سال کیلئے مصباح جاری کردیں + راقمہ شاکرہ خاتون احمدی بنت بابو محمد اسحٰق علیخانصاحب

دُعائے شفاء کیجائے

پانچ روپیہ ارسال خدمت ہیں۔ براہ کرم میری طرف سے ایک پرچہ مصباح کا محتاج بہن کے نام جاری کرادیں۔ اور میرے واسطے دُعا کی تحریک فرمائیں۔ میں کچھ عرصہ سے مرض دق سے علیل رہتی ہوں۔ اللہ تعالیٰ مجھے شفا دیوے آمین + احقرہ محمودہ خانم دختر محمد عالم صاحب از منشی قرارو...

ہم امید کرتے ہیں کہ تمام مصباحی بہنیں دُعائے شفائے کاملہ و عاجلہ فرمائینگی۔ روپے وصول ہو گئے ہیں +
ایڈیٹر

KHILAFAT LIBRARY

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

مصباح

قادیان دارالامان مورخہ ۱۵ر جولائی سنہ ۱۹۲۹ء

KHILAFAT LIBRARY

حفظان صحت

پیچش - ڈسنٹری
Dysentery

تعریف — یہ ایک قسم کا شدید متعدی مرض ہے جس میں بار بار پاخانہ کی حاجت ہوتی ہے اور اس میں خون اور سفید آلائش بھی ہوتی ہے۔ اس مرض کا ایک خاص جرم ہوتا ہے ۞

زمانہ اخفا — اس مرض کا زمانہ اخفا ۲ دن سے سات دن تک ہوتا ہے۔ اگر معمولی حملہ ہو۔ تو معمولی علاج اور پرہیز وغیرہ سے آرام ہو جاتا ہے۔ جس کا نتیجہ ہلاکت ہوتی ہے۔ بچے سے بوڑھے تک ہر عمر میں یہ مرض لگ سکتا ہے۔ یہ مرض وبائی صورت بھی اختیار کر لیتی ہے۔ چنانچہ فوجوں میں یہ مرض زیادہ پایا جاتا ہے۔ دنیا کی تاریخ میں اتنے سپاہی گولیوں سے ہلاک نہیں ہوئے۔ جتنے پیچش سے ہلاک ہوئے ۞

جرم کی طاقت — یہ جرم خشک حالت میں آٹھ دس دن کے اندر ہلاک ہو جاتا ہے۔ مثلاً مریض کا تولیہ اور مستعملہ کپڑوں وغیرہ پر۔ مگر جب ان کپڑوں میں آلائش مرطوب ہو۔ تو پھر مکھی کے ذریعے یہ مرض لگ سکتا ہے۔ کیونکہ مرطوب حالت میں یہ کئی ماہ زندہ رہتا ہے۔ کاربالک ایسڈ میں تین فی صدی کی طاقت میں ایک منٹ میں ہلاک ہو جاتا ہے۔ ہزار حصہ پانی میں ایک حصہ مرکری ہو۔ تو فوراً ہلاک ہو جاتا ہے۔ اور تیز دھوپ میں آدھ گھنٹہ کے اندر ہلاک ہو جاتا ہے۔ اُبلتے ہوئے پانی میں بیس (۲۰) منٹ میں مر جاتا ہے۔ لیکن سردی میں نہیں مرتا۔ برف میں کئی ماہ زندہ رہ سکتا ہے ۞

کیریئر — اس مرض کے بھی کیریئر ہوتے ہیں۔ اگر پیچش کا معمولی حملہ ہو۔ تو کیریئر نہیں ہوتا مگر پیچش کا شدید حملہ ہو جائے۔ تو صحت یابی ہونے کے بعد بھی چھ ہفتے سے ۲ ماہ تک جراثیم پاخانہ میں نکلتے رہتے ہیں ۞

قوتِ مدافعت — ایک دفعہ اگر پیچش کا حملہ ہو جائے۔ تو صحت ہونے کے بعد عام طور پر دوسرا حملہ نہیں ہوتا۔ لیکن چونکہ عارضی طور پر جسم میں قوت مدافعت پیدا ہو جاتی ہے اس وجہ سے اس مرض کا دوسرا حملہ بھی ہو سکتا ہے۔ یہ ضروری نہیں کہ جراثیم اگر کھانے میں مل جائیں۔

تو ضرور پیچش کا حملہ ہو جائے۔ بلکہ ان جراثیم کے ساتھ اور معاون اسباب بھی ہوں۔ مثلاً کھانے میں بے احتیاطی ہو۔ یا غذا ثقیل وغیرہ سے ہاضمہ خراب ہو جائے۔ تو اس حالت میں پیچش کا حملہ ضرور ہو جاتا ہے۔

مرض پھیلنے کے ذرائع مکھی سے بے پرہیزی اور خراب غذا۔ مریض سے ملنے اور اسکے مستعملہ کپڑے استعمال کرنے سے بھی یہ مرض لگ سکتا ہے۔ اس مرض کے پھیلنے کے تمام طریق ٹائیفائیڈ کی طرح ہیں۔ مثلاً کچا دودھ اور خراب پانی۔ مکھی کی آمد و رفت وغیرہ۔ پیچش کے جراثیم گائے کے دودھ میں نہیں ہوتے بلکہ دودھ دینے والا اگر کیریئر ہو تو یہ اس کی بے احتیاطی کا نتیجہ ہوتا ہے امریکہ میں ایک شخص ڈبل روٹی بنانے والا کیریئر تھا جس گاؤں میں وہ رہتا تھا۔ وہاں ۶۰۰ آدمیوں کی آبادی تھی وہاں ایک ماہ کے اندر اس کی بے احتیاطی سے ۳۱ آدمی پیچش میں مبتلا ہوئے۔ جن میں سے چھ ہلاک ہو گئے پیچش کا مرض شیر خوار بچوں میں زیادہ ہوتا ہے۔ غذا اور ماحول کی صفائی سے پیچش کی روک تھام ہو سکتی ہے۔ ننھے ننھے بچوں کی شرح اموات میں پیچش کا بہت دخل ہے۔ اس مرض کی بھی ویکسن ہوتی ہے۔ چنانچہ جنگ عظیم میں سپاہیوں پر تجربہ کیا گیا اور نتائج امید افزا نکلے تھے۔ کیریئر لوگوں کو ٹیکہ ضرور لگوانا چاہیئے۔ ویکسن منہ کے راستے بھی دی جا سکتی ہے۔ مگر اس کے لئے ابھی مزید تجربہ کی ضرورت ہے۔ اگر یہ عمل کامیاب ہو گیا۔ تو مفید ثابت ہوگا۔ کیونکہ جلد کے راستے پچکاری کے ذریعے ٹیکہ لگانے سے نہ صرف تکلیف ہوتی ہے بلکہ خطرہ بھی ہوتا ہے ؛

پیچش کی دوسری قسم گرم ممالک میں ایک اور قسم کی پیچش ہوتی ہے جس میں خون زیادہ آتا ہے اور مرض لمبی اور مزمن صورت اختیار کر لیتی ہے۔ جس سے جگر میں پھوڑا ہو جاتا ہے لیکن یہ پیچش وسیع پیمانہ پر وبائی صورت اختیار نہیں کرتی۔ اس لحاظ سے یہ مرض ٹائیفائیڈ سے مختلف ہے کیونکہ وہ وسیع پیمانہ پر وبائی صورت اختیار کر لیتی ہے۔ اس وبا کے پھیلانے کی موجب مکھی اور جنگلی چوہا ہے۔ یہ پیچش دودھ کے ذریعے نہیں پھیلتی۔ زیادہ تر پانی اور غذا کے ذریعے یہ مرض پھیلتی ہے۔ جس کی وجہ یہ ہے کہ مریض کا پاخانہ پانی میں حل ہو جاتا ہے۔ جس کا ثبوت یہ ہے کہ اس قسم کی پیچش کے کیس خشک موسم میں کم ہوتے ہیں۔ مگر برسات میں انکی تعداد یکدم بڑھ جاتی ہے۔ علاقہ پانامہ میں اچھا پانی اور دیگر صفائی وغیرہ کا اہتمام ہونے کی وجہ سے اس بیماری کے کیس کم ہوتے ہیں۔ اس مرض کا جرم نہیں ہوتا۔ بلکہ ایک خوردبینی (amoeba) کیڑا ہوتا ہے جو پانی میں زیادہ دیر زندہ رہتا ہے۔ مگر خشک ہو کر جلد ہلاک ہو جاتا ہے۔ سبزی خصوصاً جب انسان کے پاخانہ کی کھاد کھیت میں ڈالی گئی ہو۔ اس میں یہ کیڑا جا سکتا ہے۔ جس گھر میں پیچش کا ایک مریض

ہو جائے۔ تو کنبہ کے تمام افراد کے جسم میں کیڑا پہنچ جاتا ہے۔ مگر یہ الگ بات ہے کہ جسمانی طاقت کی وجہ سے ان میں سے کسی کو پیچش کا حملہ نہ ہو۔ بہر حال اثر ضرور ہو جاتا ہے۔ یہ وبا باورچی اور ملازم اور کیریئر کے ذریعے لگ جاتا ہے۔ چوہوں کی انتڑیوں میں بھی اس قسم کا کیڑا ہوتا ہے۔ پس چوہوں کے ذریعے بھی یہ مرض لگ سکتا ہے۔ حدیث شریف میں آتا ہے۔ کہ اگر چوہا خانہ کعبہ میں بھی نظر آئے تو ہلاک کر دیا جائے۔ حالانکہ وہاں کسی کو ایذا دینے کی اجازت نہیں۔ کیا ہمارے گھر خانہ کعبہ سے بھی متبرک ہیں۔ کہ وہاں چوہوں کا احترام کیا جائے۔ پس خورد و نوش کی اشیاء کو چوہوں سے بچانا چاہیئے۔

یہ موذی چوہا نہ صرف پلیگ پھیلانے کا ذریعہ ہے بلکہ پیچش بھی اسکے ذریعے لگ سکتی ہے۔ اس پیچش کی ویکسین نہیں ہوتی۔ بلکہ ایک اور دوائی ایمے ٹین کا ٹیکہ کیا جاتا ہے۔ جو بہت مفید ہوتا ہے۔ پیچش کے مریض کو ٹائی فائڈ کے مریض کی طرح الگ رکھنا چاہیئے۔ مریض کے مستعملہ کپڑے اور دیگر اشیاء ادویہ سے پاک صاف کیئے بغیر استعمال میں نہیں لائی چاہیئے۔ گویا ہر لحاظ سے پیچش کی روک تھام کا وہی طریق ہے جو ٹائی فائڈ کا ہے ٭

پیچش کی ایک تیسری قسم

پیچش کی تیسری قسم بھی ہے مگر وہ عام نہیں۔ کیونکہ یہ صرف سؤر خور قوموں میں پائی جاتی ہے۔ اسکا ایک کیڑا ہوتا ہے۔ جو طبعی طور پر خنزیر کی انتڑیوں میں پایا جاتا ہے اور خنزیر کے ذریعے کسی طرح انسان کی انتڑیوں میں چلا جاتا ہے جس سے انتڑیوں میں زخم ہو کر خطرناک صورت پیدا ہو جاتی ہے یہ مرض عموماً مہلک ثابت ہوتا ہے۔ مگر وبائی صورت اختیار نہیں کرتا۔ یہ مرض صرف ان لوگوں کو لگتا ہے جنکا تعلق خنزیر سے بالواسطہ یا بلاواسطہ ہو۔ مثلاً قصاب۔ گٹ بنانے والے۔ (یہ انتڑیوں کا دھاگا ہوتا ہے) خنزیر کی کھال اتارنے والے یا اسکو پالنے والے وغیرہ ان سب کو یہ مرض لگتا ہے۔ اس بیماری کا حفظ ماتقدم (روک تھام کا طریق) معلوم نہیں۔ نہ ہی اسکا کوئی علاج ہے۔ بہر حال خنزیر کے فضلہ وغیرہ کا اس مرض کے پھیلانے میں ضرور دخل ہے۔ لہٰذا اسکی روک تھام کا طریق تو بالکل آسان ہے کہ اسلامی طریق کے مطابق خنزیر کا مہذب دنیا سے بائیکاٹ کر دیا جائے۔

اور بھی بہت سی امراض خنزیر کے ذریعے پھیلتی ہیں۔ جن کا ذکر اپنے اپنے ہیڈنگ کے ماتحت آئیگا۔ انشاء اللہ ٭

(خاکسار آپ کی افریقن بہن مریم)

KHILAFAT LIBRARY

ہالینڈ سے ایک عجیب و غریب شادی کی اطلاع موصول ہوئی ہے جسمیں نواسے نے اپنی نانی سے شادی کی۔ ایک شخص نے اپنے دوسرے بیاہ میں بیس سال کی عمر کی ایک لڑکی کے ساتھ شادی کی جسکی ماں اسوقت ۵۰ سال کی تھی پہلی بیوی سے اس شخص کا ایک لڑکا تھا جس نے اپنی سوتیلی ماں کی ماں یعنی اپنی سوتیلی نانی کیساتھ شادی کر لی۔ اسطرح وہ نانی کا شوہر بن گیا۔ بلکہ اپنے باپ کا خسر اور اپنی سوتیلی ماں کا سوتیلا باپ بھی بن بیٹھا ٭

خاکساری

KHILAFAT LIBRARY

کیوں نہ پاتا خاکساری سے بشر عز و شرف
دانے کو عزت ملی مٹی میں مل جانیکے بعد

دنیا میں ہر چیز اور ہر شخص کی ترقی کا مدار خاکساری پر ہے۔ ایک بیج کو دیکھو کہ وہ پہلے کچھ حقیقت نہیں رکھتا۔ لیکن جب مٹی میں مل جاتا ہے تو پھوٹتا ہے اور پھر آہستہ آہستہ بڑھتا ہے یہاں تک کہ وہ ایک اونچا اور تناور درخت بن جاتا ہے جسکے سائے تلے ہزاروں لوگ آرام پاتے ہیں۔ گویا یہ ایک بیج کی مثال ہے اسوقت تک اس نے ترقی نہیں کی جب تک کہ اپنے کو خاک میں نہیں ملا لیا۔ تو ایسے ہی ہر شخص کی ترقی کا انحصار خاکساری اور کسر نفسی پر ہے۔ دنیا میں آج جو قومیں ترقی کی شاہراہ پر گامزن ہیں۔ انہوں نے ترقی نہیں کی جب تک کہ اپنے کو گرا نہ دیا۔ اسلامی تعلیم میں ہمیں خاکساری کا سبق ملتا ہے اسلام کو جب اوّل اوّل عروج ہوا اس میں زیادہ تر خاکساری کا دخل تھا۔ آنحضرت صلعم کا سا خاکسار انسان دنیا میں نہ ہوا اور نہ ہوگا۔ اگر آپ خاکساری اختیار نہ کرتے تو دنیا کو ہرگز اپنی طرف متوجہ نہ کرسکتے۔ مگر آپ نے خاکساری کو اختیار کیا تو بڑے بڑے شہنشاہوں نے آپکے آگے اپنی گردنیں جھکا دیں۔ دنیا میں جتنے پیغمبر آئے سب نے خاکساری اور عاجزی کو اپنا شیوہ بنایا تو دنیا کے قلوب پر فتح پا گئے ایسے ہی دنیا میں جتنے مشہور اور نامور لوگ گذرے ان سب کی ترقی کے وجوہات کو خاکساری سے بڑا تعلق ہے۔ تو معلوم ہو گیا کہ خاکساری ایک ایسا گُر ہے کہ جو شخص اسکو اختیار کر لیتا ہے وہ عروج پاتا ہے۔ مگر برعکس اسکے تکبر ایک ایسی مکروہ عادت ہے کہ جس شخص میں پائی جائے وہ اسکو ذلیل و خوار کرتی ہے۔ تکبر بالعموم ان باتوں سے پیدا ہوتا ہے۔ خاندان پر۔ اعلیٰ عہدہ پر حُسن پر۔ مال پر۔ لیکن اگر سوچا جائے تو ان باتوں پر اترانا فضول ہے۔ فخر اس چیز پر کیا جائے جو دوسروں کے پاس نہ ہو۔ اگر خدا نے کسی کو اعلیٰ عہدہ دیا ہے تو کیا دوسرے لوگ دنیا میں ذلیل ہیں اور اگر خدا نے کسی کو جمال دیا ہے تو کیا باقی دنیا میں وہ مفقود ہے اگر کسی کو مال دیا ہے تو کیا باقی سب لوگ فقیر ہیں ان باتوں پر گھمنڈ کرنا سوائے اپنی حماقت اور اوچھاپن ظاہر کرنے کے اور کچھ حقیقت نہیں رکھتا۔ اگر خدا نے کسی کو ان نعمتوں سے سرفراز کیا ہے تو وہ خود بخود ظاہر ہونگی۔ کیا گلاب کا پھول یا کستوری سے خود بخود خوشبو نہ پھیلے گی اگر کوئی شخص گلاب کا پھول یا کستوری کو لیکر لوگوں کو دکھاتا پھرے اور انکی ناک میں ٹھونس ٹھونس کر کہے کہ دیکھو کیسی خوشبو ہے تو لوگ ایسے شخص کو کیا سمجھیں گے۔ تو جن لوگوں کو تکبر اور اترانے کی عادت ہوتی ہے وہ اس سے اپنے کو دوسروں سے زیادہ معزز بنا لیتے ہیں؟ ہرگز نہیں وہ جس قدر اپنے آپکو بڑا بناتے ہیں لوگ ان سے اسی قدر متنفر ہوتے ہیں۔ وہ جس قدر اپنی عزت کروانی چاہتے ہیں لوگ

اسی قدر انکو ذلیل سمجھتے ہیں - غرض متکبّر آدمی جتنا اکڑتے اتنا ہی ذلیل اور رسوا ہوتے ہیں سچ ہے ؎

ہر کہ بیہودہ گردن افرازد
خویشتن را بگردن اندازد

تکبّر سے خدا تعالیٰ بھی منع فرماتا ہے چنانچہ ارشاد ہے کہ تو زمین پر اکڑ کر اور نخرے سے مت چل کیونکہ اس سے کوئی فائدہ نہیں اس سے نہ تو زمین کو کوئی نقصان پہنچ سکتا ہے اور نہ تیری بلندی آسمان کا مقابلہ کر سکتی ہے خدا تعالیٰ نے خاکساری اور فروتنی کو پسند فرمایا ہے - فرشتوں نے خاکساری کی اور آدمؑ کے آگے سر بسجود ہو گئے تو خدا تعالیٰ کے مقربین بن گئے - شیطان نے تکبّر کیا اور آدمؑ کے آگے نہ جھکا تو راندۂ درگاہ ہو گیا - تکبّر سے کفر پیدا ہوتا ہے جو انسان کو دین و دنیا سے کھوتا ہے - علاوہ ازیں جتنی باتیں عام بداخلاقی اور بدتہذیبی سے تعلق رکھتی ہیں خاکساری کے نہ ہونے اور تکبّر کے ہونے سے پیدا ہوتی ہیں اور خواہ کوئی کتنا ہی تہذیب یافتہ ہو ناشائستہ باتیں سرزد ہو جاتی ہیں - اگر ہم خاکساری اختیار نہ کرینگی تو پھر ہم دنیا کو پیغام حق نہیں پہنچا سکیں گی - غرض تکبّر کی وجہ سے ایسی بدتہذیبی کی باتیں سرزد ہو جاتی ہیں جنکے کرنیوالے کو بھی احساس نہیں ہوتا یہ بات مسلمہ ہے جہاں تکبّر سے بُری عادتیں پیدا ہوتی ہیں وہاں خاکساری سے اچھی عادتیں بھی پیدا ہوتی ہیں - ہماری ملنے والی ایک عیسائی لیڈی ڈاکٹر ہیں جو ایک معزز گھرانے سے تعلق رکھتی ہیں وہ حد درجہ کی خلیق اور عاجزی پسند واقع ہوئی ہیں - سرکاری ہسپتال میں ملازم ہیں - وہ اپنی اس عادت کی وجہ سے ہر دل عزیز ہیں - کثیر عورتیں انکے پاس بغرض علاج آتی ہیں - ہم نے اکثر دیکھا ہے کہ بعض بدمزاج اکھڑ عورتیں ان مس صاحبہ کے ساتھ بدمزاجی اور اکھڑپنے سے باز نہیں آتیں مگر ہم نے انکی نازیبا حرکات سے مس صاحبہ کو کبھی برہم ہوتے نہیں دیکھا بلکہ وہ نہایت عزّت اور نرمی اور محبّت سے سب کا جواب دیتی ہیں کثیر ہجوم کی وجہ سے انکو ہمیشہ اپنے ہسپتال کے ٹائم سے ایک گھنٹہ بعد میں اُٹھنا پڑتا ہے اور گھر میں آکر بھی فرصت نہیں ملتی لوگ گھروں میں بُلالے جاتے ہیں کئی جگہ یعنی غرباء کے ہاں جاکر بغیر معاوضہ کے علاج کراتی ہیں - اس سے چھٹکارا پاکر گھر آنے کا موقع ہوتا ہے تو وہاں بھی کوئی نہ کوئی علاج کے لئے موجود ہوتا ہے کثرت مصروفیت کی وجہ سے وہ اکثر کہا کرتی ہیں کہ کوئی دن ایسا ہوگا جبکہ میں وقت پر کھانا کھاؤں یا نیند بھر کر سولوں ورنہ اکثر کھانا بے وقت کھانا پڑتا ہے اور بعض وقت اتنا بھی نہیں - بلکہ صاف وقت نکل جاتا ہے اور ایسے ہی نیند کا حال ہے کئی کئی راتیں بیٹھے گذر جاتی ہیں - ہمیں بغرض علاج بارہا انکی کوٹھی جانا پڑتا ہے دیکھتے ہی تعظیم کے لئے سروقد کھڑی ہو جاتی ہیں بعض وقت انکی اسقدر کسرنفسی سے شرم آتی ہے پھر بھی ہمیں اس مہربانی سے علاج کرتی ہیں کہ آدمی کی بیماری تو انکے حسن سلوک سے ہی کم ہو جاتی ہے غرض وہ نہایت ہی کسرنفس خاتون ہیں اس سے خیال کرنا چاہیئے کہ

KHILAFAT LIBRARY

ایک خاکساری کرنے سے انسان کتنے اوصاف کا مالک ہوجاتا ہے۔ مس صاحبہ کی صرف ایک خاکساری نے انکے اندر کتنے وصف پیدا کردیئے ہمدردی ایثار جفاکشی محبّت ادب اور خلق۔ تو یاد رکھنا چاہیئے کہ ایک تکبّر اور خاکساری ایسی باتیں ہیں جو بہت سی بُرائیوں اور بھلائیوں کا پیش خیمہ ہیں اس لئے جو شخص ان دونو باتوں میں سے کسی ایک کو اختیار کرے بہت سی بُرائیوں یا بھلائیوں کا مالک بن جائے۔ خاکساری سے جہاں ہم اپنی اصلاح کرسکتے ہیں وہاں اسکی بدولت دوسروں کو بھی اچھا بنا سکتے ہیں ایک غصے سے بھرے ہوئے شخص کو اگر نرمی سے جواب دیدیا جائے تو اسی وقت مدھم ہوجاتا ہے ایسے ہی دوسری قبیح عادتوں کو ہم روک سکتے ہیں مجھے بہت دفعہ اسکا تجربہ ہوچکا ہے جو طوالت کے خوف سے نظر انداز کرتی ہوں۔ خاکساری سے یہ مطلب ہرگز نہیں کہ کمینوں کی سی حرکات کیجائیں بلکہ ایسی خاکساری جس میں وقار پایا جائے تو اس کا ہر شخص اپنے حالات کے مطابق اندازہ کرسکتا ہے مجھے تکبّر سے فطرتاً نفرت ہے نامعلوم متکبّر آدمی سے ملاقات کرتے میرے بدن میں کیوں چنگاریاں نکلنے لگتی ہیں میری ملاقات امیر و غریب کئی بہنوں سے ہے مگر وہ سب تکبّر سے کوسوں دور ہیں یا کم از کم میرے ساتھ تکبّر نہیں کرتیں بعض لوگ خیال کرتے ہیں کہ خاکساری کرنے سے مبادا ہم چھوٹے نہ ہوجائیں مگر یہ خیال غلط ہے خاکساری کرنے سے

کوئی چھوٹا نہیں ہوجاتا اور نہ ہی اسکے نہ کرنے سے کوئی بڑا ہوجاتا ہے اگر واقع میں کوئی چھوٹا ہے تو وہ لاکھ تکبّر کرے اور اترائے مگر بڑا نہیں بن جائیگا بلکہ اسکی مثال گرد کی مانند ہے کہ جب اُٹھتی ہے تو آسمان کی طرف جاتی ہے تو کیا آسمان کی طرف جانا اسکو آسمان بنا دیتا ہے؟ نہیں بلکہ آسمان کی طرف جاکر بھی وہ گرد ہی رہیگی۔ اس طرح اگر واقع میں کوئی بڑا ہے تو اسکو خاکساری چھوٹا نہیں بنادیگی بلکہ وہ خاکساری کرکے بھی بڑا ہی رہیگا۔ اسکی مثال بادلوں کی مانند ہوگی اتنے اونچے ہونیکے باوجود جب برستے ہیں تو زمین پر ہی برستے ہیں کیا انکا زمین پر برسنا انکو زمین بنا دیتا ہے؟ نہیں۔ بلکہ زمین پر برس کر بھی وہ بادل ہی رہینگے تو ایسے ہی خاکساری بڑے کو گھٹا دیتی ہے اور نہ تکبّر چھوٹے کو بڑا بنا دیتا ہے وہ جیسے ہوتے ہیں ویسے ہی رہتے ہیں۔ ہاں خاکساری سے بڑے آدمی کی شان دوبالا ہوجاتی ہے۔ کیونکہ غریب اگر خاکساری کرے تو اتنی قابل توجہ نہیں کیونکہ اسکی حالت کے مطابق سمجھی جاتی ہے ہاں اگر کوئی بڑا شخص خاکساری اختیار کرے تو وہ قابل توجہ ہے شیخ سعدیؒ کی کتاب بوستان میں ایک شعر ہے جو مجھے اسوقت یاد نہیں مگر اسکا مطلب یہ ہے کہ فقیر اگر عاجزی کرے تو یہ اسکی عادت ہے ہاں اگر امیر عاجزی کرے تو یہ سعادت ہے۔ قطع نظر اسکے۔ ہم دنیا میں دیکھتے ہیں جو بڑی چیز ہوتی ہے وہ ہمیشہ جُھک جاتی ہے۔ باغوں میں جاکر اسکا

تجربہ کر لیویں کہ جو درخت پھل پھولوں سے لدے ہوئے ہیں وہ زمین پر جھکے پڑتے ہیں اور جو بغیر پھل پھول کے ہیں وہ بالکل سیدھے کھڑے ہیں سرو کے درخت کی طرف دیکھو کیسا سیدھا ہوتا ہے۔ لیکن سب جانتے ہیں کہ وہ پھل سے محروم رہتا ہے سو یاد رہے کہ جو بڑے آدمی ہوتے ہیں وہ خود بخود جھک جاتے ہیں جن کی اوقات کچھ نہیں ہوتی وہ خواہ مخواہ اکڑتے اور اتراتے ہیں۔ ؎

تکبّر جو کوئی کرتا ہے مٹتا ہے وقار اس کا
وہی ہے اوج پر جس میں طریق خاکساری ہے

پس عقلمند اور بڑا وہی ہے جو خاکساری اپنا شیوہ بنائے یاد رکھنا چاہیئے کہ انسان کا انجام بھی خاک ہے سو خاک بنکے رہنا چاہیئے۔ شیخ سعدی رحؒ نے کیا خوب کہا ہے ؎

اے برادر چو عاقبت خاک است
خاک شو پیش ازاں کہ خاک شوی

اسی طرح ایک اور شاعر نے کہا ہے:۔ ؎

دیکھا تو خاکساری ہی اعلیٰ مقام ہے
جوں جوں بلند ہم ہوئے پستی نظر پڑی

راقمہ ب۔ م۔ غ۔ ن۔ بنت شیخ مولا بخش صاحب مرحوم لاہور

دولت پر عورتوں کا ہاتھ

نیو یارک اور شکاگو کے مشہور بینکر مسٹر س لارنس سٹرن

اینڈ کو نے سرکاری و غیر سرکاری ذرائع سے حاصل شدہ اعداد و شمار سے پتہ لگایا ہے کہ ملک میں شخصی دولت پر تقریباً ۴۱ فیصدی عورتوں کا قبضہ ہے اور ریاستہائے متحدہ امریکہ میں زندگی کے بیمہ جات کی پالیسی میں ......۹ پونڈ کا ۸۰ فیصدی منافع عورتوں کو ملیگا اور ہر سال ذاتی آمدنی پر عورتیں ......۶۵ پونڈ پر ٹیکس ادا کرتی ہیں اسلئے ملک کی شخصی آمدنی میں ۴۱ فیصدی دولت پر عورتوں کو اقتدار حاصل ہے؟

حقیقی آرام کی زندگی

کہتے ہیں کوئی کروڑپتی اپنے گماشتے کو ساتھ لے کر اپنے تہ خانے میں گیا۔ گماشتہ ایک طرف کام کرتا رہا۔ اس کا مالک یعنی کروڑپتی دیکھ بھال کرتا ہوا دوسری جانب چلا گیا۔ جب گماشتے نے اپنا کام ختم کر لیا مالک کو چاروں طرف ایک نگاہ دیکھا مگر کہیں سامنے نہ پاکر خیال کیا کہ باہر چلا گیا ہوگا چنانچہ تہ خانہ کو مقفّل کر کے خود بھی چلا گیا۔

اس بیشمار اور لاتعداد دولت کے تہ خانہ میں بھوک پیاس سے اس کروڑپتی کی جو حالت ہوئی ہوگی ہر انسان بذاتِ خود اسکا قیاس لگا سکتا ہے۔

جب کچھ عرصہ کے بعد کسی ضرورت کے لئے تہ خانہ کھولنے کی نوبت آئی تو اندر سے کروڑپتی کی نعش برآمد ہوئی جسکے قریب ہی زمین پر کوئلے کے ساتھ یہ حروف لکھے تھے کہ "کاش میری اس بیشمار دولت کے عوض میں کوئی مجھے صرف ایک مٹھی مکّی کے دانے دے دیتا۔"

KHILAFAT LIBRARY

ایک دوسری قوم ہے جسکی دیویوں کے لئے انکے خاوندوں کے دلوں میں توقیر کا کوئی حصّہ نہیں وہ اپنے شوہر کے پہلو بہ پہلو بیٹھنے تک کا حق نہیں رکھتیں۔ وہ اپنے مردوں سے کسی قسم کا جائز مطالبہ بھی دعوٰی سے نہیں کر سکتیں۔

وہ اپنے ایّام مخصوصہ میں ایک کُتّے سے ذلیل تر ہے اُن دنوں میں وہ کسی برتن کو چُھو نہیں سکتی۔ شوہر کے قریب نہیں آسکتی۔ کسی مجلس میں شامل نہیں ہوسکتی۔ وہ غلیظ کپڑوں میں، ایک بھاری خطاکار کی صورت میں، اُتنے دنوں تک ایک کونے میں دبکی بیٹھی رہتی ہے جہاں پتّوں میں رکھ کر اسکو کھانا پھینک دیا جاتا ہے۔ اُن دنوں میں شوہر اس سے بات کرنیکا روادار نہیں ہوتا۔ اسکے علاوہ ایّام زچگی اسکے لئے اور بھی تازیانۂ پستی ہوتے ہیں جبکہ وہ سخت کوفت وصعوبت اُٹھا چکی ہے تو نہایت بوسیدہ چیتھڑوں میں، فرشِ زمین پر، عام آمدورفت کی جگہ سے علیحدہ کردی جاتی ہے۔ خاوند! جسکے تلطف کی وہ اسوقت نہایت مستحق ہوتی ہے اس سے اس طرح بھاگتا ہے جیسے لاحول سے شیطان۔

اپنے انتہائی کرب اور تکلیف کو وہ تنہا اور بالکل تنہا برداشت کرنیوالی ہے شوہر یا دیگر رشتہ دار کوئی پُرسانِ حال نہیں ہوتا بلکہ اسکے قریب آنا اپنے لئے باعثِ عار سمجھتے ہیں۔ بیچاری خاوند کی ایک نگاہ مہر کو ترستی، نہایت کس مپرسی کی حالت میں اپنے ان ایّام کو اکیلے کاٹتی ہے۔ اسوقت اسکا دل ضرور کہتا ہوگا کہ یہ آب وتاب والے زیورات و پارچات میرے کس کام کے!!!

KHILAFAT LIBRARY

مسلم خاتون اپنے گھر کی چھوٹی سی ریاست کی بگلی ملکہ ہے۔ اسپر اسکو کامل اختیار ہے، شوہر اس کا پورا پورا احترام گذار ہے، وہ نہیں چاہتا کہ اسکے کسی قول یا فعل یا حرکت سے اسکی بیوی کے جذبات کو ٹھیس لگے، ٹھیس لگانا وہ اپنے لئے گناہ کبیرہ کا مترادف سمجھتا ہے وہ اپنی بیوی سے سچّی الفت اور حقیقی محبّت کا دم بھرتا ہے اپنے مختصر سے سامان والا گھر اسکے آرام کے لئے وقف کردیتا ہے اور خود اسپر سو جان سے نثار رہتا ہے ؛

مُسلم بیوی ایّام مخصوصہ میں بھی اپنے چاہنے والے شوہر سے جدا نہیں کردی جاتی ہے وہ شوہر کے پہلو بہ پہلو نہایت احترام سے دیکھی جاتی ہے ساتھ کھانا کھاتی ہے اور دیگر کام سرانجام دیتی ہے وہ ان خاص ایّام میں بھی بدستور شوہر کی زینتِ پہلو نظر آتی ہے وہ "ان ایّام" میں بھی بدستور شوہر کی عنایتوں سے بہرہ اندوز، مسرور، اور شاداں رہتی ہے۔ پھر! "ایّام زچگی" اسکے قلب مطمئن کو اور بھی کامیاب بنانے آتے ہیں۔ وہ ہرگز نہیں دھتکاری جاتی، قطعاً نہیں فراموش کیجاتی، اس اضطرار کی حالت میں مُسلم شوہر اُسے نگاہِ نفرت سے کبھی نہیں دیکھتا، اس سے بچ کر نہیں نکلتا، بلکہ قلبی محبّت، اور سچّی اُلفت سے معمور اور شوق کے قدموں سے اسکی طرف بڑھتا ہے اور اسکے دھڑکتے دل ہراساں حالت، اور گھبرائی طبیعت کو اپنی مخلصانہ الفت و تلطف سے فوری تسکین بخشتا ہے۔ جسکی وہ اسوقت ازحد ضرورت مند ہوتی ہے۔ مُسلم شوہر ایسے وقت میں بیوی سے دامن بچاتا نہیں بلکہ کمال مہربانی اور توقیر و حرمت سے بیوی کو اسپیشے ساتھ رکھنے سے احتراز نہیں کرتا!!

کیا بایں حالت مسلم خاتون آب و تاب والے زیورات و پارچات سے کہیں زیادہ مسرور نہیں ؟

مُسلم خاتون ہرگز مقید نہیں، وہ ہرگز بے حرمت نہیں، بلکہ انکا پردہ دار ہونا ہی انکی عزّت افزائی، انکی آزادی، اور انکی وقعت کی دلیل ہے کہ وہ اپنے شوہر کی بے انتہا منظور نظر ہے اور کہ وہ اپنے شوہر کی مہربانیوں سے کامیاب طور پر لطف اندوز ہیں اور اسقدر مسرور و شاداں ہیں کہ اب انہیں کسی دوسری طرف آنکھ اُٹھا کر دیکھنے کی مطلق ضرورت نہیں۔ وہ اپنے سادہ اور مختصر لباس میں اپنے آپکو بوجہ اطمینان قلب ہفت اقلیم کی ملکہ سے بڑھکر خیال کرتی ہیں۔ شوہر کی محبّت بھری نگاہ جب انکے سادہ چہرے پر پڑتی ہے تو انکو وہ سرور اور خوشی حاصل ہوتی ہے جو لعل، جواہر، نیلم، پکھراج پہن کر کبھی نہیں ہو سکتی۔ یہ ایک حقیقت ہے جسے مُسلم خاتون کا دل ہی خوب جانتا اور سمجھتا ہے ؛

آج جن ملبوسات و زیورات پر اترایا جاتا ہے اور مسلم خاتون کو تحریص اور ترغیب دلائی جاتی ہے یہ سراسر نادانی اور کوتاہ بینی پر مبنی باتیں ہیں ورنہ مسلم خاتون اپنے مختصر سامان اور سادہ لباس میں ایسی مسرور اور خوش ہیں کہ دوسری قوم کی عورتوں نے باوجود نفیس لباس اور قیمتی زیورات کے وہ راحت و اطمینان خواب میں بھی نہ دیکھا ہوگا ؛

انکے گرانبہا زیورات کے ہوتے ہوئے کوئی اہل دل انکے دل کی آہیں معلوم کرے کہ غیر مطمئن دل پر یہ جڑاؤ زیور کس بے دردی سے چھری کٹاری کا کام کر رہا ہے نیز یہ بھی یاد رکھنے کے قابل بات ہے کہ ایمانیات کے درجہ میں تسخیر قلوب کے لئے زیورات و پارچات کامیاب ذریعہ نہیں ہیں۔ بس

ع کافی ہے سوچنے کو اگر اہل کوئی ہے

امۃ الحفیظ بیگم شمیم از چوسے اپر برما

یادِ رفتہ

اے لطف و کیف سے لبریز ایّام گذشتہ - اے بچپن کا عہد زرّیں - اے چشم زدن میں اوجھل ہو جانے والے دنو اور بچھڑ جانیوالے فردوسی لمحو تم کہاں اور کیوں مجھے شباب کے پنجہ میں گرفتار کر کے چلے گئے۔

ہاں اے وہ ایّام جب دل ناآشنائے غم تھا اور طبیعت ناواقف ملال - اور رنج و غم سے نابلد تھی۔ مسرّتوں کا ہجوم رضوان کا وفور تھا۔ ہر لمحہ تفریح و انبساط میں اور عیش و نشاط میں گذرتا تھا۔ جب میں شام کی جانپرور فرحت بخش عطر بیز شمیم نواز ہوا کے جھونکوں میں جبوقت کہ سورج کی زرد شعاعیں سرسبز لہلہاتے ہوئے سبزہ پر ضیا بار ہوتی تھیں اپنا دل بہلاتی تھی ؛

آہ! وہ شام جبکہ میں ایک فرش زمردیں پر اور

روش گنگوں پر بیٹھی تھی اور عطر و عنبر سے بسے ہوئے روح پرور ہوا کے جھونکے مشام جاں کو معطر کر رہے تھے۔ اور دریا کی لہریں میرے قدموں کو دلفریب نزاکت سے چھو رہی تھیں۔ اور میں اسکی قدرت کے نظارے کو دیکھ دیکھ کر بچپن کی خوشیوں میں مسحور ہو رہی تھی تو کہاں گئی اگر آ سکتی ہو تو خدارا آجا کیونکہ تیری یاد مجھے بہت ہی پریشان کرتی ہے ÷

اے میرے بچپن! اے میرے عہد قدیم! تو کیوں اور کس لئے اور کس واسطے مجھے شباب کے زبردست ہاتھوں میں پابہ زنجیر کر کے چلا گیا۔ آہ! تیرے جاتے ہی میری آزادی چھن گئی - اور گنج عیش و مخزن مسرت لُٹ گیا ÷

آہ! یہ صدمۂ دلدوز اور جانسوز میرے شیرازۂ حواس کو منتشر کئے دیتا ہے۔ کیا تجھے اسکا کچھ خیال نہیں؟ کیا اب بھی تو واپس نہ آئیگا۔ آہ آ! آ! خدارا آ! اب بھی آجا مجھے پابندیٔ قفس سے چھڑا اور میرے ایام گذشتہ مجھے واپس دے۔ آ! آجا اور میرے خزاں رسیدہ چمن کو پھر گلشن نشاط بنا ÷

میرے دل کے تاریک ترین گوشہ میں تیری یاد ہر وقت موجود رہتی ہے۔ دنیا کے نظر فریب اور دل لبھانے والے منظر تیری یاد میرے دل سے فراموش نہیں کر سکتے ÷

غرض تو آ! اور میرے نالہ و فغاں پر نظر کر کر واپس آ کہ میں تیری یاد میں سیماب وار بیقرار ہوں ÷

خاک نشین لئیقہ بیگم از الہ آباد

KHILAFAT LIBRARY

کفن دینا تجھے بھولے تھے ہم اسباب شادی میں

مولانا میر تقی صاحب ایک مشہور شاعر گذرے ہیں۔ آپکو علم ادب اور شاعری میں کمال حاصل تھا۔ دنیاوی عزت و جاہ بھی آپکو حاصل تھی۔ ہر طرح کا آرام میسر تھا۔ لیکن کوئی بچہ نہ ہونے کے سبب سے یہ چیزیں بے لطف معلوم ہوتی تھیں۔ آپکو اکثر اسی بات کا غم لگا رہتا۔ آپ خدا تعالیٰ کے آستانہ پر ہر وقت جھکے رہتے اور دعا کرتے کہ خدایا تو میرے اندھیرے گھر کو باچراغ بنا دے آخر کار خدا تعالیٰ نے دعا قبول کی۔ آپکے گھر ایک لڑکی تولد ہوئی۔ بہت خوشیاں منائی گئیں۔ اور لڑکی کی پرورش ناز و نعم سے کی گئی۔ جب وہ جوان ہوئی۔ تو ایک ہونہار نوجوان کے ساتھ نسبت ہوئی۔ آپکے ہزاروں شاگرد تھے۔ اسلئے شادی کے دن ہر شاگرد ایک ایک بہترین تحفہ لایا۔ کوئی دوشالہ لایا تو کوئی قالین کوئی کپڑے لایا کوئی برتن لایا۔ غرضیکہ عیش و عشرت کا ہر قسم کا سامان جمع ہو گیا۔ جن چیزوں کی کمی محسوس ہوئی انکو مولانا نے خود پورا کر دیا۔ حتیٰ کہ سوئی دھاگا جھاڑو کا بھی کافی ذخیرہ دیدیا۔ تاکہ عمر بھر کسی چیز کی احتیاج باقی نہ رہے جب لڑکی میکے پہنچی تو وہ سخت بیمار ہو گئی سسرال کی طرف آدمی بھیجا گیا۔ کہ مولانا کو خبر کر کے ساتھ لائے لیکن آپنے پرانی رسومات کے ماتحت یہ سمجھ کر آدمی کو واپس کر دیا کہ کوئی فکر نہیں خدا خیر کرے ہم تب آئینگے جب خدا کوئی بیٹا بیٹی اسکو عنایت کریگا ادھر لڑکی کی حالت لحظہ بہ لحظہ دگرگوں ہوتی گئی۔ ادھر مولانا اپنی ہی ضد پہ رہے۔ آخر کار جب نزع کا وقت آیا تو مولانا نے یوں کہا کہ "جا خبر دو کہ میری بکھٹی بکوٹی چلی آئے" اسکے جاتے جاتے لڑکی کی روح قفس عنصری سے پرواز کر گئی مولانا نے جب یہ سنا...

...تو بیہوش ہو گئے۔ طاقت گویائی بالکل سلب ہو گئی۔ بمشکل وہاں پہنچے۔ کفن اُٹھایا جگر پارہ کا منہ دیکھتے ہی یہ شعر پڑھ دیا۔ اب آیا دھیان اے آرام جاں اس نامرادی میں - کفن دینا تجھے بھولے تھے ہم اسباب شادی میں۔ م

م دنیاوی عیش و عشرت کا خیال رکھنا اور موت کو بھول جانا ٹھیک نہیں ہے ÷ شبلی - قادیان

پھول پتیاں بنانے کا طریق

KHILAFAT LIBRARY

میں نے اپنی بہنوں سے پچھلی اشاعت میں وعدہ کیا تھا - کہ میں آئندہ کسی وقت پھول پتی کے مزید طریقہ بتاؤں گی - سو اب ناظرات رسالہ کے لئے کچھ مفید طریقہ لکھتی یقین ہے - میری بہنیں فائدہ اٹھائینگی ؛

عاجزہ م - ب اہلیہ منشی محمد بدر الحسن سلیم کاتب

حاشیہ پر بیل نکالنے کا طریق

اول دو خانوں کو دھاگے سے لمبائی میں پُر کریں - بعدہٗ ۲ خانے چھوڑ کر تیسرے خانہ سے حسب ذیل بیل کی طرح بیل بھرنی شروع کردیں - یعنی اول طول میں ۴ خانہ بھریں اور ۹ خانہ چھوڑکر ے خانے دھاگے سے بھریں - پھر ۹ خانے چھوڑ کر ۴ خانہ دھاگے سے بھریں - اور ۳ خانہ چھوڑ کر پھر چار خانہ اور ۹ خانہ چھوڑ کر ے خانہ دھاگے سے بھریں - پھر ۹ خانے چھوڑ کر ۴ خانہ کی بھرتی پھر تین خانے خالی چھوڑ کر ۴ خانہ کی بھرتی سوت یا ریشم سے کریں - غرض اول جتنی لمبی آپ رکھنا چاہیں کریں -

۲ - اول جو ۴ خانے سوت یا ریشم سے بھرے تھے ان کے دائیں جانب اوپر کی طرف ایک خانہ سوت سے بھریں - اور ۹ خانے خالی چھوڑ کر ے خانہ کی بھرتی پر ۵ خانہ کی بھرتی کریں - اور پہلے کی طرح ۹ خانہ خالی چھوڑ کر ایک خانہ چار خانہ کی بھرتی کے بائیں جانب بھریں - اور ۴ خانہ خالی چھوڑ کر پانچواں خانہ اور ایک خانہ چھوڑ کر ساتواں خانہ سوت یا ریشم سے بھریں - پھر ۴ خانے جو نیچے بھرے ہیں - اوپر کے چاروں خانے خالی چھوڑ کر پانچواں خانہ اور ایک چھوڑ کر ے واں خانہ پھر ۹ خالی چھوڑ کر ے کے اوپر کے ۵ خانے کی بھرتی کریں - غرض اس طریقہ سے دوسرا خانہ بھریں - اسی طرح سے تیسرا چوتھا اور پانچواں علیٰ ہٰذا القیاس نو خانوں کی خانہ پری نقشہ دیکھکر کریں - جب یہ بنا چکیں تو ۲ خانے اوپر کی طرف جیسا کہ نیچے چھوڑے تھے خالی چھوڑ کر ۲ خانوں کی دور تک بھرتی کریں - ریشم ہو یا سوتی یہ آپ کی مرضی پر منحصر ہے ؛

پھول بنانے کا طریق یہ ہے - کہ جالی پر رنگین پنسل سے اس جیسا یا جیسا مناسب ہو پھول پتی - رگیں - کلیاں وغیرہ بنائیں

اور خانوں کا لحاظ کرتے ہوئے خانہ پُری
کردیں۔ اور اگر جالی پر نہیں بنانا تو کروشیہ

سے جیسا کہ نقشہ میں خانہ پُری کی ہے ویسا ہی
اس پر عمل درآمد کریں۔ ہر دو طریق نقشہ دیکھیے

KHILAFAT LIBRARY

علمی سوالات کے جواب

یکم جون کے "مصباح" میں جو علمی سوالات چھپے تھے انکے جواب یہ ہیں:-

(۱) پہلے پہلے کوری صراحی کے مسامات کھلے ہوتے ہیں۔ اسلئے ان میں سے پانی کے بخارات بن بن کر اڑتے رہتے ہیں۔ کیونکہ بخارات میں یہ خصوصیت ہے کہ وہ اپنے ساتھ گرمی کو اڑا لیجاتے ہیں اسلئے پانی ٹھنڈا رہتا ہے۔ لیکن کچھ عرصہ بعد مسامات بند ہوجاتے ہیں۔ تو بخارات بھی اڑنے رک جاتے ہیں۔ اسلئے پانی ٹھنڈا نہیں رہتا۔ چنانچہ دیکھا ہوگا کہ اگر کسی دھات کی کیتلی میں کہ جس میں مسامات نہیں ہوتے پانی ڈالکر رکھا جائے تو وہ ٹھنڈا نہیں ہوتا۔ لیکن اگر اس پر ململ کا ٹکڑا بھگو کر رکھا جائے تو پانی ٹھنڈا ہوجاتا ہے۔ کیونکہ ململ کا پانی بخارات بن بن کر اڑتا رہتا ہے۔ اس لئے پانی ٹھنڈا رہتا ہے۔

(۲) ہماری آنکھیں ایک قسم کی محدب شیشہ (Convex Lens) ہیں۔ جن میں خدا تعالےٰ نے ایسی خاصیت رکھی ہے۔ کہ جب ہم کسی چیز کو دیکھتے ہیں تو ہمارے پٹھے انکو اس طرح پر منتظم کرتے ہیں کہ شیشوں کا focus (مرکز شعاع) اس ایک چیز پر بنتا ہے۔ اس طرح پر ہم کو صرف ایک چیز نظر آتی ہے ڈبل نہیں آتی۔

(۳) اگر تو ہوا متحرک ہوگی تب تو لپٹی ہوئی گیلی چادر کا اوپر کا حصہ خشک ہوجائے گا لیکن اگر ساکن ہوگی تو جب اس حصہ کے اوپر کی ہوا پانی کے بخارات سے خوب بھر جائے گی تب کپڑا خشک ہونا بند ہوجائے گا۔

کیونکہ ہوا کپڑے کے اندرونی حصہ تک نہیں پہنچتی اس لئے وہاں کے پانی کے بخارات بھی نہیں بنتے۔ یہی وجہ ہے کہ چادر نہیں سوکھتی۔ ہاں اگر اسکو پھیلا کر کھلی ہوا میں ڈال دیا جائے تو وہ بہت جلدی خشک ہوجائے گی کیونکہ ہوا سے پانی کے بخارات بن کر اڑ جائیں گے اور چادر سوکھ جائیگی۔

(۴) جب جسم پر پسینہ ہو تو ہم پنکھا کریں۔ تو ہوا متحرک ہوجاتی ہے۔ اس لئے وہ جلدی جلدی پسینہ کو اڑا لے جاتی ہے۔ جب پسینہ کے بخارات بنتے ہیں تو وہ اپنے ساتھ جسم کی کچھ گرمی بھی اڑا کر لے جاتے ہیں۔ اس لئے ہمیں ٹھنڈک محسوس ہوتی ہے۔

لیکن اگر جسم پر پسینہ نہ ہو۔ تو ہوا ہمارے جسم پر کسی پانی کے بخارات نہیں بنا سکتی۔ جب بخارات نہیں بنتے تو ہمارے جسم کی گرمی بدستور رہتی ہے۔ اس لئے ہم کو وہ ہوا گرم لگتی ہے۔

"شبلی"

جواب

صفحہ اول پر جو حکمت کے سوالات ہیں ان کے جواب یہ ہیں:۔

(۱) مچھلی (۲) انڈا (۳) پتھر (۴) سویچ (۵) چاند (۶) ماں (۷) باپ (۸) خیالات (۹) دل (۱۰) غصہ۔

KHILAFAT LIBRARY

KHILAFAT LIBRARY

آم کی لذیذ چٹنی

آموں کو خوب صاف کرکے چھیلیں اور کدوکش میں گھس لیں - پھر اس میں نمک ملا کر ایک کونڈے میں رکھدیں - اور کونڈے کو ٹیڑھا کر دیں یعنی ایک حصہ کونڈا کا اونچا رہے اور دوسرا نیچا - رات بھر یا دن میں دو تین پہر تک اسکو اس میں رکھا رہنے دیں - اگر دھوپ میں رکھیں تو بہتر ہے جب اس کا پانی علیحدہ ہو جائے تو اسکو ہاتھ سے بخوبی نچوڑ دیں - پھر اسکو باریک کپڑے میں باندھ کر لٹکا دو - تاکہ ٹپک جائے پھر اسکو اسکو صاف کونڈے میں رکھ کر اس پر سرکہ چھڑک دیں (اگر سرکہ نقطہ ہو تو اولیٰ ہے) اور سونف کلونجی ادرک لہسن جیسے کہ اچار میں ڈالا جاتا ہے اور نمک بقدر ضرورت مرچ چٹنی پودینہ - جائفل - الائچی سرخ یا سفید ملا کر مرتبان میں رکھ کر دو چار دن دھوپ دیں - پھر استعمال کریں یہ چٹنی جس قدر زیادہ عرصہ تک رکھی جائیگی اسی قدر لذیذ ہوگی ؛

نوٹ :- میں نے مندرجہ بالا ترکیب سے چٹنی گذشتہ سال بنائی تھی مگر اسکو چار پانچ روز کے بعد پھپھوندی لگ گئی تھی میرا خیال ہے کہ میں شائد اسکو دھوپ میں رکھنا بھول گئی تھی (آپ بنا کر دیکھیں اور بذریعہ مصباح آگاہ کریں کہ کیسی بنتی ہے) فقط

---

(۲)

انبہ کی کچی کیری ایک سیر کشمش صاف کی ہوئی - آدھ سیر بادام کی گری - پاؤ سیر چھوہارے موٹے موٹے گٹھلی نکلے ہوئے - پاؤ سیر لہسن چھلا ہوا - مرچ سرخ آدھ پاؤ - ادرک مل سکے تو وہ بھی آدھ سیر لے سکتے ہیں ان سب کو باریک کچل کر یا سِل بٹہ سے پسوا کر - سرکہ گڑ خالص ڈیڑھ سیر میں ملا کر بوتلوں یا مرتبان میں بھر کر کچھ دن رکھیں بڑی عمدہ اور ذائقہ دار پائیں گے -

یہ چٹنی بہت مفید اور عام پسند ہے برسات اور جاڑوں میں بھی بہت مفید ثابت ہوئی ہے ؛

(۳)

ایک بڑے ریشہ دار پختہ و شیریں آم کا رس کسی برتن میں نکالیں اور تھوڑا سرکہ ملائیں تھوڑا سا پیاز اور پودینہ کتر کر اس میں شامل کر دیں - اور نمک مرچ حسب رغبت ملائیں - یہ چٹنی نہایت لذیذ ہوتی ہے - مگر زیادہ دیر نہیں رہتی یہ صرف کھانا کھانے کے وقت بنائی جاتی ہے ؛

(۴)

آم کا رس لیکر اس میں نمک مرچ سرخ باریک پسی ہوئی ملائیں اور روٹی یا پراٹھوں کے ساتھ کھائیں - نہایت لذیذ پائینگے - یہ بھی کھانا کھانے کے وقت بنائی جاتی ہے ؛ فقط

مرسلہ - ب - ر - خ - ن بنت شیخ مولا بخش صاحب مرحوم - لاہور

(بھائی عبدالرحمن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر مصباح قادیان سے شائع کیا)